بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 18 ستمبر 2020ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ میں حضرت بلالؓ کا ذکر چل رہا تھا۔ غزوۂ خیبر سے واپسی پر جب پڑاؤ کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ آج رات تم ہماری نماز کے وقت کی حفاظت کرو۔ یعنی نماز کے وقت ہمیں جگا دینا۔ حضرت بلالؓ اپنی استعداد کے مطابق نوافل ادا کرتے رہے لیکن نمازِ فجر سے پیشتر آپؓ کی بھی آنکھ لگ گئی۔ پس نمازِ فجر پر نہ تو بلالؓ جاگ سکے اور نہ ہی دھوپ نکلنے تک کسی اور کی آنکھ کھلی۔ رسول اللہ ﷺ ان میں سب سے پہلے بیدار ہوئے اور آپؐ نے بلالؓ کو بلوایا۔ حضرت بلالؓ نے نیند کے غلبے کا عذر بیان کیا جس پر آنحضرت ﷺ نے اس مقام سے کُوچ کا ارشاد فرمایا۔ کچھ دُور چلنے کے بعد آپؐ نے نماز کی تیاری کا حکم دیا۔ اس موقعے پر بھی حضرت بلالؓ نے اقامت کہی اور نماز کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز بھول جائے تو چاہیے کہ جب یاد آئے تو اسے پڑھ لے۔

فتح مکّہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دینے کا حکم دیا۔ اسی طرح آپؐ جب خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور کعبے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تو حضرت بلالؓ بھی آپؐ کے ہم راہ تھے۔

نجاشی شاہِ حبشہ نے آنحضور ﷺ کو تین نیزے تحفے میں بھیجے تھے جن میں سے ایک آپؐ نے اپنے لیے رکھ لیا تھا۔ عیدین پر حضرت بلالؓ رسول کریم ﷺ کے آگے آگے وہ نیزہ لے کر چلتے اور ایک مخصوص مقام پر اسے گاڑ دیتے، آپؐ اسی کی طرف نماز پڑھتے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت بلالؓ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کے آگے چلا کرتے تھے۔

آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے جہاد پر جانے کی اجازت چاہی تو آپؓ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اور اپنی حرمت اور حق یاد دلاتا ہوں۔ مَیں بوڑھا اور ضعیف ہوگیا ہوں، میری موت کا وقت قریب ہے اس وجہ سے میرے پاس ٹھہر جاؤ۔ حضرت بلالؓ اس شرط پر مکّے میں مقیم رہنے پر آمادہ ہوئے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وہ کسی کے لیے اذان نہ دیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے بھی اسی طرح اصرار کیا لیکن حضرت بلالؓ جہاد پر جانے کے لیے مُصر رہے تو امیر المومنین حضرت عمرؓ نے آپ کو اجازت عنایت فرمادی۔

حضرت مصلح موعودؓ بلالؓ کے آخری زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بلالؓ آخری عمر میں شام چلے گئے تھے۔ وہاں آپؓ نے ایک جگہ رشتے کے لیے درخواست کی اور کہا کہ مَیں حبشی ہوں چاہو تو رشتہ نہ دو اور اگر رسول کریم ﷺ کا صحابی سمجھ کر مجھے رشتہ دے دو تو بڑی مہربانی ہو گی۔ انہوں نے رشتہ دے دیا اور آپؓ شام ہی میں ٹھہر گئے۔

حضرت عمرؓ نے شام میں وظیفوں کے لیے دفتر مرتب کروائے تو بلالؓ سے دریافت فرمایا کہ تم اپنے حساب کتاب کے لیے کسے نمائندہ مقرر کرو گے۔ حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ ابورویحہ کو، جنہیں مَیں اُس اخوت کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور ان کے درمیان قائم فرمائی تھی، کبھی نہ چھوڑوں گا۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں تبھی مقام ملتا ہے۔ اسلام کی یہ خوب صورت تعلیم ہے کہ جو شروع سے قربانیاں کرنے والے اور وفا دکھانے والے ہوں چاہے وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہوں ان کا مقام بہر حال اونچا ہے۔ حضرت بلالؓ کا ذکر ابھی جاری ہے باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔